سوال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا یہ دعائیہ کلمات مثلاً صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے اور رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے استعمال کرسکتے ہیں ؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علما کی اصطلاح میں صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے 'علیہ السلام' کے الفاظ، 'رضی اللہ عنہ' کے الفاظ صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے اور 'رحمہ اللہ' کے الفاظ تابعین، تبع تابعین اور ائمہ سلف صالحین رحمہم اللہ اور کسی بھی زندہ و مردہ مسلمان کے لیے ہیں۔ لہذا عرفی استعمال کے اعتبار سے ان اصطلاحات کا لحاظ رکھنا لازم اور مبنی بر احتیاط ہے۔ اگرچہ ان کی کبھی کبھار مخالفت، خلاف شریعت نہیں ہے۔ فتویٰ کمیٹی کا فتویٰ ہے :

أولاً : الدعاء بـ(صلی اللہ علیہ وسلم) لیس خاصاً بنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ، بل ہو لجمیع الأنبیاء علیہم الصلاة والسلام .

ثانیاً : الدعاء بـ : (رضی اللہ عنہ) اصطلح أہل العلم علی جعل ہذا الدعاء شعاراً للصحابة رضی اللہ عنہم ، ولو دعا بہ الإنسان احیانا لأحد من المسلمین فلا حرج .

ثالثاً : الدعاء بـ : (رحمہ اللہ) و (سلمہ اللہ) دعاء مشروع یدعی بہ للمسلم الحي والمیت وباللہ التوفیق ، وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم " انتہی (فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والإفتاء)(24/160).

پہلی بات تو یہ ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں ہیں۔ بلکہ تمام انبیاء کے لیے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ اہل علم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے خاص کر دیے ہیں۔ اور اگر کبھی کبھار کسی اور مسلمان کے لیے بھی استعمال کر لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ رحمہ اللہ اور سلمہ اللہ کے الفاظ کسی بھی زندہ و مردہ مسلمان کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں۔ اللہ کی توفیق کے ساتھ، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ پر رحمت ہو اور سلامتی ہو۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب جلاء الافہام میں اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اہل علم کا اس بات میں اختلاف ہے کہ علیہ السلام کے الفاظ غیر نبی کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ ایک جماعت اس کو مکروہ قرار دیتی ہے جبکہ دوسری جواز کی قائل ہے۔ مانعین نے تقریباً ۱۰ دلائل کا ذکر ہے جبکہ قائلین نے ۱۴ دلائل کا ذکر کیا ہے۔

اسے مکروہ قرار دینے والوں میں ابن عباس، طاوس، عمر بن عبدالعزیز، اَبو حنیفہ، مالک، سفیان بن عیینہ، سفیان الثوري رحمہم اللہ اور شوافع کی ایک جماعت شامل ہے۔ جواز کے قائلین میں حسن بصری، مجاہد، مقاتل بن حیان، احمد، اسحاق بن راہویہ، ابو ثور، ابن جریر طبری رحمہم اللہ اور مفسرین کی ایک جماعت ہے۔ (جلاء الافہام: ص۴۶۵۔ ۴۸۲)

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 2 کتاب الصلوۃ